12

معاشیات

2016-17

ACADEMIC YEAR 2016-17
A18988427

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

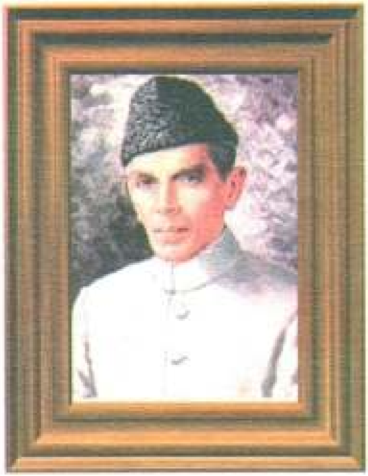

”تعلیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دُنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیمی میدان میں مطلوبہ پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوامِ عالم سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمارا نام و نشان ہی صفحۂ ہستی سے مِٹ جائے“

قائدِاعظم محمد علی جناحؒ، بانیِ پاکستان
(26 ستمبر 1947ء۔ کراچی)

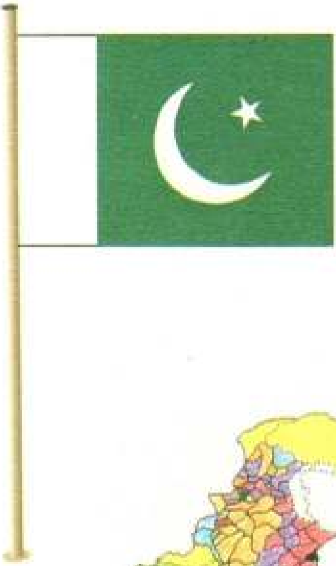

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سَرزمین کا نِظام قُوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم مُلک سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد
پَرچمِ سِتارہ و ہِلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

6771

جعلی کُتب کی روک تھام کے لیے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی درسی کُتب کے سرورق پر ایک حفاظتی تکونی نشان چسپاں کیا گیا ہے۔ خاص انداز سے حرکت دینے پر اس حفاظتی نشان میں موجود مونوگرام کا نارنجی رنگ، سبز رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کے گرد ادارہ ہذا کا نام چمکدار لال رنگ میں لکھا نظر آتا ہے۔ مزید برآں اس کے نیچے کے دونوں کونوں پر موجود سفیدپٹی کو سکے سے کھرچنے پر ”PCTB“ لکھا ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ”خاص نشان“ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی اصلی کُتب کی تصدیق کرتا ہے۔ درسی کُتب خریدتے وقت یہ حفاظتی نشان ضرور دیکھیں۔ اگر کسی کتاب پر یہ نشان موجود نہ ہو یا اس کو جعلی طور پر تبدیل کیا گیا ہو تو ایسی کتاب ہرگز نہ خریدیں۔

معاشیات

12

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ۔ لاہور

منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب سازی) حکومتِ پاکستان، اسلام آباد

بمطابق مراسلہ No.F.1-9/2006-Eco-XII (Pb) مورخہ 2 دسمبر 2006ء

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے

فہرست

ابواب	عنوانات	صفحہ نمبر
باب 1	قومی آمدنی	1
باب 2	زر	20
باب 3	بنک	45
باب 4	سرکاری مالیات	69
باب 5	بین الاقوامی تجارت	86
باب 6	پاکستان کی معیشت کا تعارف	106
باب 7	پاکستان کی قومی آمدنی	115
باب 8	معاشی ترقی و منصوبہ بندی	132
باب 9	مواصلات، ذرائع آمدورفت اور انسانی ذرائع کی ترقی	156
باب 10	پاکستان کا بنکاری نظام	175
باب 11	حکومتِ پاکستان کے مالیات	194
باب 12	پاکستان کی تجارتِ خارجہ	207
باب 13	اسلام کا معاشی نظام	224
☆☆	معروضی سوالات کے جوابات	244
☆☆	فرہنگ (Glossary)	251
☆☆	حوالہ جات (References)	254

مصنفین:۔ ◉ ڈاکٹر میاں محمد اکرم، ہیڈ آف اکنامکس ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ کالج آف سائنس، وحدت روڈ، لاہور

◉ محمود احمد چوہدری، ایم فل (اکنامکس) ہیڈ آف اکنامکس ڈیپارٹمنٹ، کریسنٹ ماڈل کالج، شادمان، لاہور

ایڈیٹر:۔ ◉ روبینہ قمر قریشی

ڈائریکٹر انسانیات:۔ ◉ مسز شاہدہ جاوید

زیرِ نگرانی:۔ ◉ رانا محمد اکرم ◉ اصغر علی گل

لے آؤٹ:۔ ◉ کامران افضال

ناشر: سیف بک ہاؤس، لاہور مطبع: قدرت اللہ پرنٹرز، لاہور

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت
جون 2016	اول	16	10,000	95.00

باب 1

(NATIONAL INCOME) قومی آمدنی

معاشرے میں مختلف افراد معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اشیا و خدمات پیدا کرتے ہیں اور اسی پیداواری عمل میں حصہ لے کر اپنے لئے آمدنیاں حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کسی ملک کے لوگ اپنے سرمائے، قدرتی وسائل اور افرادی ذرائع کو بروئے کار لا کر کسی معین عرصہ میں اشیا و خدمات کی ایک خاص مقدار پیدا کرتے ہیں۔ اشیا و خدمات کی وہ مقدار جو ایک سال کے عرصہ میں پیدا کی جاتی ہے اسے قومی آمدنی (National Income) کہتے ہیں۔

1.1 قومی آمدنی کی تعریف (Definition of National Income)

مختلف ماہرین معاشیات نے قومی آمدنی کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:۔

(الف) پروفیسر گارڈنر ایکلے (Gardner Ackley) قومی آمدنی کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:

''ایک فرد کی آمدنی سے مراد اس کے وہ مکسوبات (کمائی) ہیں جو اس کی اپنی اور اپنی جائیداد کی پیداواری خدمات کے عوض حاصل ہوں لہٰذا قومی آمدنی کسی ملک کے تمام افراد کی آمدنیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔''

(ب) پروفیسر پیگو (Pigou) نے قومی آمدنی کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"National Income is that part of the objective income of the community including, of course,income derived from abroad, which can be measured in money".

''قومی آمدنی قوم کی معروضی آمدنی کے اس حصہ پر مشتمل ہوتی ہے جسے زر کے پیمانے سے ماپا جا سکے۔ اس میں بیرونی ملک سے حاصل کردہ آمدنی بھی شامل ہوتی ہے''۔

پروفیسر پیگو نے قومی آمدنی میں صرف مادی نوعیت کی اشیا یعنی صنعتی و زرعی پیداوار کو شامل کیا ہے جبکہ غیر مادی نوعیت کی خدمات مثلاً پروفیسر، انجینئر، ڈاکٹر وغیرہ کی خدمات کو نظر انداز کر دیا۔ مزید برآں پروفیسر پیگو کے مطابق قومی آمدنی میں صرف وہ اشیا شامل کی جاتی ہیں جو کہ مارکیٹ میں خرید و فروخت کے لیے لائی جائیں۔ گویا جو اشیا براہ راست استعمال کر لی جائیں اور بازار میں فروخت کے لئے پیش نہ کی جائیں ان کی مالیت قومی آمدنی میں شامل نہ ہوگی۔ پروفیسر پیگو کی اس تعریف پر اکثر ماہرین معاشیات نے اعتراض کیا ہے۔

(ج) پروفیسر الفرڈ مارشل (Alfred Marshall) قومی آمدنی کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:

"Labour and capital of a country acting on its natural resources, produce annually a certain 'net' aggregate of commodities, material and immaterial, including services of all kinds".

''کسی ملک میں محنت و سرمایہ قدرتی وسائل کو استعمال میں لا کر اشیا و خدمات کی مقدار کا ایک خالص مجموعہ پیدا کرتے ہیں یہی اس قوم کی قومی آمدنی کہلاتی ہے''۔

د۔ پروفیسر فشر (Fisher) کی قومی آمدنی کی تعریف حسب ذیل ہے:

National Income refers "Solely to services received by ultimate consumers, whether from their material or human environment".

''اشیاوخدمات کی وہ مقدار جو صارفین ایک سال کے عرصہ میں صرف کرتے ہیں خواہ وہ جاری ذرائع سے حاصل ہوں یا انسانی، قومی آمدنی کہلاتی ہے''۔

ماہر اقتصادیات جے۔آر۔ہکس (J.R. Hicks) نے قومی آمدنی کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا۔

''قومی آمدنی اشیاوخدمات کے اس حصے پر مشتمل ہوتی ہے۔جس کی مالیت زر کے پیمانے پر لگائی گئی ہو''۔

درج بالا تعریفوں کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ پروفیسر مارشل کی تعریف زیادہ جامع اور قابل قبول ہے۔وہ آمدنی میں مادی دولت کے ساتھ ساتھ غیر مادی خدمات کو بھی شامل کرتے ہیں۔اسی طرح تجارت خارجہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بھی قومی آمدنی میں شمار کرتے ہیں جبکہ ایسا کرتے ہوئے وہ اشیاوخدمات کی پیداوار کے خالص مجموعہ (Net Aggregate) کی بات کرتے ہیں۔جس سے مراد ہے کہ قومی آمدنی کا حساب کرتے ہوئے اشیاوخدمات کی مجموعی پیداوار سے شکست وریخت پر اُٹھنے والے اخراجات منہا کردیئے جائیں۔

ان تمام تعریفوں سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قومی آمدنی سے مراد ایک سال کے عرصہ میں اشیاوخدمات کی پیدا کردہ مقدار کی مجموعی مالیت ہے۔اس میں بیرون ملک سے حاصل ہونے والی آمدنی (Net factor Income from abroad) بھی شامل ہوتی ہے۔دوسرے الفاظ میں کسی ملک کے عاملین پیدائش کو ایک سال کے دوران حاصل ہونے والے تمام معاوضوں کے مجموعہ کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے جبکہ اس مجموعے میں انتقالی ادائیگیوں (Transfer Payments) کو شمار نہیں کیا جاتا۔

1.2 قومی آمدنی کے مختلف تصورات (Different Concepts of National Income)

ماہرین معاشیات نے قومی آمدنی کے مختلف تصورات پیش کئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ خام ملکی یا داخلی پیداوار (Gross Domestic Product)
2۔ خام یا مجموعی قومی پیداوار (Gross National Product)
3۔ خالص قومی پیداوار (Net National Product)
4۔ قومی آمدنی (National Income)
5۔ شخصی یا ذاتی آمدنی (Personal Income)
6۔ قابل تصرف شخصی آمدنی (Disposable Personal Income)

ان تمام تصورات کی الگ الگ تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔

-1 خام ملکی یا داخلی پیداوار (GDP)

خام ملکی یا داخلی پیداوار سے مراد کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر ایک سال کے دوران اپنی زمین، محنت، سرمائے اور دیگر

وسائل کی مدد سے حتمی اشکال میں پیدا کردہ اشیا وخدمات کی زری مالیت کا مجموعہ ہے۔ گویا خام ملکی پیداوار، کسی ملک میں تمام صرفی اشیا کی مالیت (C)، سرمایاتی اشیا کی سرمایہ کاری (I)، اشیا وخدمات پر سرکاری سرمایہ کاری (G) اور دیگر ممالک کو برآمد ہونے والی صافی درآمد و برآمد کی مالیت (X-M) کے مجموعہ کے برابر ہوتی ہے۔

"GDP equals the sum of the money values of all consumption, Investment goods, Government purchases and net exports to other lands".

لہٰذا خام ملکی پیداوار = صرف + سرمایہ کاری + حکومت کے اخراجات + برآمدات -درآمدات

$$GDP = C + I + G + X - M$$

خام ملکی پیداوار کی کل مالیت کو بازار میں مروجہ قیمتوں (Market Prices) پر معلوم کرنے کے لیے ایک سال کے دوران ملک کے اندر پیدا ہونے والی تمام حتمی اشیا وخدمات کی بازاری قیمت جمع کی جاتی ہے جبکہ بازاری قیمتوں کے لحاظ سے معلوم شدہ خام ملکی پیداوار میں سے اگر بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) منہا اور اعانے (Subsidy) جمع کر دیئے جائیں تو عاملینِ پیدائش پر آنے والے اخراجات کے لحاظ سے خام ملکی پیداوار (بلحاظ مصارفِ عامل) معلوم ہو جاتی ہے۔

خام ملکی پیداوار (بلحاظ عاملینِ پیدائش کے مصارف) = بازاری قیمتوں کے لحاظ سے مجموعی یا خام ملکی پیداوار منفی بالواسطہ ٹیکس جمع اعانے

$$GDP \text{ at factor cost} = C + I + G + (X-M) - \text{Indirect Taxes} + \text{Subsidies}$$

یاد رہے کہ زری یا ظاہری مجموعی ملکی پیداوار (Nominal GDP) ایک سال میں پیدا ہونے والی اشیا وخدمات کی زری مالیت کو متعلقہ سال میں رائج بازاری قیمتوں (Market Prices) کے لحاظ سے شمار کیا جاتا ہے، لیکن حقیقی خام ملکی پیداوار (Real GDP) زری قیمتوں میں ہونے والے تغیرات کے اثرات زائل کر کے GDP کو ساکن قیمتوں (Constant Prices) کے لحاظ سے معلوم کیا جاتا ہے۔

-2 خام یا مجموعی قومی پیداوار (GNP)

اس سے مُراد کسی ملک میں ایک سال کے عرصہ میں پیدا ہونے والی تمام تیار شدہ اشیا وخدمات کی حتمی زری مالیت ہے۔

پال اے سیموئل سن (Paul A. Samuelson) کے نزدیک:

خام قومی پیداوار کسی ملک کے اپنے ملکیتی عاملینِ پیدائش کی ایک سال میں پیدا کردہ تمام اشیا وخدمات کی مروجہ بازاری قیمتوں پر حاصل شدہ مالیت کا نام ہے، لہٰذا مجموعی یا خام قومی پیداوار میں درج ذیل مدات شامل ہوتی ہیں۔

(الف) زرعی اجناس مثلاً گندم، چاول، سبزیاں، دالیں، پھل وغیرہ۔

(ب) صنعتی پیداوار مثلاً کپڑا، سیمنٹ، کھاد، مشینی آلات، چینی وغیرہ۔

(ج) عاملین کی خدمات مثلاً اساتذہ، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکیل، مزدور وغیرہ۔

(د) اور متفرق اداروں کی خدمات مثلاً بنکاری، ریلوے، پی آئی اے، واپڈا، مواصلات وغیرہ، چونکہ مختلف اشیا کی پیمائش کے مختلف

پیمانے ہوتے ہیں اس لیے آسانی کے لیے موزوں اور معیاری طریقہ کار زری مالیت (Monetary Value) کو اشیاوخدمات کی پیمائش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی ملک میں تمام اشیاوخدمات کی زری مالیت بشمول بیرون ممالک سے پاکستانیوں کی بھیجی ہوئی رقوم خام قومی پیداوار کہلاتا ہے۔

خام قومی پیداوار = خام ملکی یا داخلی پیداوار + بیرونِ ممالک پاکستانیوں کی بھیجی ہوئی رقوم

3- خالص قومی پیداوار (NNP)

خام قومی پیداوار (GNP) میں سرمائے کی فرسودگی یا شکست وریخت (Depreciation Allowances) کے اخراجات بھی شامل ہوتے ہیں۔ اگر ان اخراجات کو خام قومی پیداوار سے منفی کردیں تو باقی خالص قومی پیداوار حاصل ہوگی۔

لہٰذا خالص قومی پیداوار = خام قومی پیداوار۔ فرسودگی یا شکست وریخت کے اخراجات

NNP = GNP - Depreciation Allowances

جب کسی ملک میں اشیائے سرمایہ استعمال میں آتی ہیں تو ان میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی ہے یا پرانی اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے ان کی قدروقیمت کم ہوجاتی ہے یہی فرسودگی کے اخراجات کہلاتے ہیں جو کہ قومی پیداوار میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک مشین ایک لاکھ روپے کی آتی ہے اور وہ دس سال تک کام کرتی ہے اس کے بعد وہ بے کار ہوجاتی ہے اس لئے اس کی قدروقیمت میں ہر سال دس ہزار روپے کی کمی واقع ہوگی جس سے قومی آمدنی بھی کم ہوگی۔ لہٰذا خالص پیداوار حاصل کرنے کے لئے شکست وریخت یا فرسودگی کے اخراجات خام قومی پیداوار سے منفی کرنے پڑیں گے۔

4- قومی آمدنی (NI)

قومی آمدنی سے مراد وہ آمدنی ہے جو کسی بھی ملک کے تمام عاملینِ پیدائش کے معاوضوں کا مجموعہ ہو، یعنی لگان، اُجرت، سود اور منافع کے مجموعہ کو ہی قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔ بعض اشیاوخدمات کی قیمتیں قومی آمدنی کی حقیقت کو آشکار نہیں کرتیں اس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

1- بعض اوقات اشیا پر حکومت ٹیکس عائد کردیتی ہے مثلاً ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ۔ کارخانہ دار ہی ان ٹیکسوں کو ادا کرتے ہیں اور قیمت میں یہی ٹیکس جمع کر کے صارفین سے وصول کرتے ہیں مثال کے طور پر ایک پنکھے کی قیمت 800 روپے ہے لیکن فی پنکھا 100 روپیہ حکومت ٹیکس لگا دیتی ہے۔ اب صارفین کو یہی پنکھا 900 روپے کے عوض خریدنا پڑے گا جبکہ اس کی اصل قیمت 800 روپے تھی۔ لہٰذا اصل قیمتوں کا صحیح اندازہ لگانے کے لیے بالواسطہ ٹیکس کی مالیت منفی کردینی چاہئے۔

2- بعض اشیا کی لاگت پیدائش زیادہ ہوتی ہے جنھیں عوام خرید نہیں سکتے اور یہ چیزیں ضروریاتِ زندگی میں شامل ہوں تو حکومت اپنی طرف سے کچھ مدد دیتی ہے یعنی بعض اوقات کسی مفید چیز کو لوگوں میں مقبول بنانے کے لئے حکومت قیمت کا کچھ حصہ خود ادا کردیتی ہے۔ مثال کے طور پر کیمیاوی کھاد کو کسانوں میں مقبول بنانے کے لئے کھاد کے ایک تھیلے جس کی قیمت 300 روپے تھی

لیکن حکومت یہ تھیلا200 روپے کا فروخت کرتی ہے تا کہ کسان زیادہ سے زیادہ کیمیاوی کھاد استعمال کر کے اس کے فائدوں سے روشناس ہو سکیں۔ اس قسم کی مدد کو اعانے (Subsidies) کہا جاتا ہے، چونکہ عام لوگ ایک چیز کی قیمت کم ادا کرتے ہیں جبکہ اس کی اصل قیمت زیادہ ہوتی ہے اس لیے بازاری قیمت میں اعانوں کی مالیت بھی جمع کر لی جائے تو اس سے صحیح قیمت کا پتہ چل سکتا ہے اس لیے کسی ملک کی قومی آمدنی کے لئے درج ذیل فارمولا استعمال کیا جاتا ہے۔

قومی آمدنی = خالص قومی پیداوارا + اعانے - بالواسطہ ٹیکس

NI = NNP - Indirect Taxes + Subsidies

5- شخصی یا ذاتی آمدنی(Personal Income)

شخصی یا ذاتی آمدنی سے مراد وہ آمدنی ہے جو کسی ملک کے باشندوں کو حاصل ہوتی ہے اور شخصی آمدنی قومی آمدنی سے اخذ کی جاتی ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(الف) مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر منقسم منافع جات (Undistributed Corporate Profits)

مشترکہ سرمائے کی کمپنیاں کسی سال کے دوران حاصل ہونے والا تمام منافع اپنے حصہ داروں میں تقسیم نہیں کرتیں بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ لیتی ہیں تا کہ ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کر سکیں یا دوبارہ سرمایہ کاری کر کے اس میں مزید اضافہ کر سکیں اس لیے یہ غیر منقسم منافع جات لوگوں تک نہیں پہنچتے اور شخصی آمدنی میں شامل نہیں ہوتے۔

(ب) منافع ٹیکس (Profit Tax)

حکومت آجروں یا سرمایہ کاری کرنے والے اداروں کے منافع جات پر ٹیکس لگا دیتی ہے لہٰذا ٹیکس کی مالیت شخصی آمدنی میں شمار نہیں ہوتی۔

(ج) سماجی تحفظ کی کٹوتیاں(Social Security Deductions)

ملازمین کی تنخواہ کا کچھ حصہ ان کو ادا نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی اجتماعی فلاح وبہبود پر خرچ کیا جاتا ہے یا ان کی ریٹائرمنٹ کے وقت دے دیا جاتا ہے اس کے علاوہ آجرین بھی ملازمین کی بہبود کے لئے کچھ رقم تنخواہ سے کاٹ لیتے ہیں یہ تمام رقوم لوگوں تک پہنچ نہیں پاتیں جو شخصی آمدنی کا حصہ نہیں بنتی۔

(د) انتقالی ادائیگیاں(Transfer Payments)

یہ وہ تمام ادائیگیاں ہوتی ہیں جن کے عوض کوئی پیداواری کام نہیں کیا جاتا مثلاً پینشن، بڑھاپے کا الاؤنس، وظائف اور جیب خرچ وغیرہ۔ یہ تمام ادائیگیاں قومی آمدنی میں کہیں شمار نہیں کی جاتیں لیکن شخصی آمدنی میں شمار ہوتی ہیں۔

شخصی آمدنی = قومی آمدنی - مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر منقسم منافع جات - منافع ٹیکس - سماجی تحفظ کی کٹوتیاں + انتقالی ادائیگیاں

Personal Income = National Income - Undistributed Corporate Profit - Profit Tax - Social Security Deductions + Transfer Payments

6- قابل تصرف شخصی آمدنی (Disposable Personal Income)

شخصی آمدنی کا وہ حصہ جو لوگ اپنی مرضی یا خواہش کے مطابق خرچ کر سکیں، قابل تصرف شخصی آمدنی کہلاتا ہے۔ شخصی آمدنی پر حکومت انکم ٹیکس یا دوسرے براہِ راست ٹیکس نافذ کر دیتی ہے۔ ان ٹیکسوں کی ادائیگی کے بعد جو رقم لوگوں کے پاس بچ جائے وہی قابل تصرف شخصی آمدنی ہوتی ہے۔

قابل تصرّف شخصی آمدنی = شخصی آمدنی - براہِ راست ٹیکس

DPI = PI- Direct Taxes.

قومی آمدنی کے تصورات کا باہمی تعلق

قومی آمدنی کے مختلف تصورات کے درمیان باہمی تعلق کو درج ذیل خاکہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

خاکہ میں بالترتیب خام ملکی پیداوار، خام قومی پیداوار، خالص قومی پیداوار، قومی آمدنی، شخصی آمدنی اور قابل تصرف شخصی آمدنی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ A حصہ میں نجی صرفی اخراجات نجی سرمایہ کاری کے اخراجات اور سرکاری اخراجات اور صافی درآمد و برآمد کی مالیت کا مجموعہ خام ملکی پیداوار دکھایا گیا ہے۔ B میں خام ملکی پیداوار میں بیرون ملک سے حاصل ہونے والی رقوم شامل کر دیں تو خام قومی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ C میں دکھایا گیا ہے کہ خام قومی پیداوار سے فرسودگی کے اخراجات کم کر دیئے جائیں تو باقی خالص قومی پیداوار رہ جائے گی۔ D میں دکھایا گیا ہے کہ خالص قومی پیداوار میں سے بالواسطہ ٹیکس منہا کرنے اور اعانے جمع کرنے سے قومی آمدنی حاصل ہوگی۔ E میں دکھایا گیا ہے کہ قومی آمدنی میں سے منافع ٹیکس، غیر منقسم منافع جات اور سماجی تحفظ کی کٹوتیاں منفی کرنے اور انتقالی ادائیگیاں جمع کرنے سے شخصی آمدنی حاصل ہوگی۔ جبکہ F حصہ میں دکھایا گیا ہے کہ شخصی آمدنی سے براہ راست ٹیکس منفی کرنے سے باقی قابل تصرف شخصی آمدنی رہ جاتی ہے۔

قومی آمدنی کا فرضی گوشوارہ

خام ملکی پیداوار:	نجی صرفی خرچ + نجی سرمایہ کاری + حکومتی اخراجات + صافی درآمد و برآمد کی مالیت	2000بلین روپے
	جمع بیرونِ ممالک سے پاکستانیوں کی بھیجی ہوئی رقوم۔	200بلین روپے
خام قومی پیداوار:	(GDP + بیرونِ ممالک سے رقوم)۔	2200بلین روپے
	منفی فرسودگی الاؤنس	100بلین روپے
خالص قومی پیداوار:	(GNP- فرسودگی الاؤنس)	2100بلین روپے
	منفی بالواسطہ ٹیکس	50بلین روپے
	جمع اعانتیں۔	100بلین روپے
قومی آمدنی:	بلحاظ مصارفِ پیدائش	2150بلین روپے
	منفی مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے غیر منقسم منافع جات	50بلین روپے
	منفی سماجی تحفظ کی کٹوتیاں اور منافع ٹیکس	50بلین روپے
	جمع انتقالی ادائیگیاں۔	200بلین روپے
شخصی آمدنی:		2250بلین روپے
	منفی براہِ راست ٹیکس	50بلین روپے
قابلِ تصرف شخصی آمدنی:		2200بلین روپے

1.3 قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقے (Methods of Measuring National Income)

قومی آمدنی کی مختلف تعریفوں کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلی قسم کی تعریفوں میں مارشل ، پیگو، جے۔ آر۔ ہکس اور سموئیل سن ہیں جنہوں نے کسی ملک میں پیدا ہونے والی اشیا کو قومی آمدنی کہا ہے جبکہ دوسری قسم کی تعریف گارڈنر ایکلے کی ہے جس کے مطابق کسی ملک کے اندر بسنے والے تمام افراد کی آمدنیوں کا مجموعہ قومی آمدنی کہلاتا ہے۔ تیسری قسم کی تعریف فشر نے کی ہے جس کے مطابق صرف ہونے والی اشیا و خدمات کی مقدار ہی قومی آمدنی ہوتی ہے۔ درج بالا تینوں قسم کی تعریفوں کی بنیاد پر قومی آمدنی کی پیمائش کے بھی تین طریقے ہیں۔

1۔ پیداوار کا طریقہ (Product Method)

2۔ آمدنی کا طریقہ (Income Method)

3۔ اخراجات کا طریقہ (Expenditures Mehtod)

اب علیحدہ علیحدہ ہم ان طریقوں کا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

1۔ پیداوار کا طریقہ (Product Method)

اس طریقہ پیمائش کے مطابق کسی ملک میں پیدا ہونے والی اشیا وخدمات کی حتمی زری مالیت کو جمع کیا جاتا ہے۔ پیداوار کے طریقہ میں قومی آمدنی کی پیمائش میں درج ذیل اشیا وخدمات کی مالیت کو جمع کیا جاتا ہے۔

(الف) زرعی اشیا : مثلاً گندم، کپاس، دالیں، سبزیاں اور پھل وغیرہ۔

(ب) معدنی اشیا: وہ تمام اشیا جو معدنیات کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں مثلاً لوہا، کوئلہ، نمک، قدرتی گیس، تیل وغیرہ۔

(ج) صنعتی اشیا: وہ تمام اشیا جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں مثلاً کپڑا، مشینری، ادویات، ریڈیو، برتن، دھاگہ وغیرہ۔

(د) خدمات : مثلاً ڈاکٹروں، وکیلوں، پروفیسروں، نجی اور سرکاری اداروں کے ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ۔

(ھ) متفرق اشیا: درج بالا تمام کے علاوہ دیگر اشیا مثلاً مچھلیاں، مرغیاں، حیوانات وجنگلات وغیرہ کی آمدنی۔

درج بالا تمام اشیا کی مجموعی زری مالیت سے قومی آمدنی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن اس سلسلہ میں چند احتیاطیں لازمی ہوتی ہیں۔

(الف) دوبار شمار نہ کرنا (Avoidance of Double Counting)

پیداوار کے طریقہ پیمائش میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی شے کو ایک سے زیادہ بار شمار نہ کیا جائے مثال کے طور پر گندم کی قیمت، آٹے کی قیمت اور پھر روٹی کی قیمت کو علیحدہ علیحدہ جمع کریں تو قومی آمدنی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا کیونکہ گندم اور آٹا کے مرحلوں سے گزر کر ہی روٹی پکتی ہے اور روٹی کی قیمت میں گندم اور آٹے کی قیمت بھی شامل ہے۔ اس غلطی سے بچنے کے لئے شے کی اس شکل میں قیمت شمار کی جائے جس شکل میں وہ صارفین کے پاس صرف کے لئے پہنچ جائے یا ہر مرحلہ پر کسی شے کی اضافی قیمت کا مجموعہ بھی اس کی اصل مالیت کو ظاہر کرے گا۔ مثال کے طور پر روٹی کی قیمت اس کی آخری شکل ہوگی یا اس کی اضافی قیمت درج ذیل طریقے سے جمع کی جائے گی۔

پیداوار کا مرحلہ	اضافی قیمت (روپوں میں)	مختلف مراحل پر قیمت (روپوں میں)
گندم کی قیمت	2	2
آٹے کی قیمت	1	3
روٹی کی پکائی کی قیمت	1	4
فروخت کار کا منافع	1	5
میزان	5روپے	14روپے

درج بالا گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ روٹی کی اضافی قیمت کا مجموعہ 5 روپے ہے جو کہ روٹی کی آخری یا حتمی قیمت ظاہر کر رہا ہے جبکہ روٹی کی قیمت کو ہر بار مرحلہ وار جمع کرنے سے کئی گنا گنتی کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(ب) بلامعاوضہ خدمات (Unpaid Services)

بلامعاوضہ خدمات مثلاً استاد کا اپنی بیٹی یا بیٹے کو پڑھانا، اپنے کپڑے خود استری کر لینا، جوتے پالش کر لینا، اپنے گھر کے باغیچہ

میں پھل اور سبزیاں اگا کر استعمال کر لینا وغیرہ محض رضا کارانہ طور پر اپنی ذات یا پھر تفریح طبع کی خاطر سرانجام دی جاتی ہیں۔ لہٰذا ان خدمات کے معاوضوں کا اندازہ لگانا مشکل کام ہے۔ اسی لئے قومی آمدنی کی پیمائش کرتے وقت ان خدمات کی قدر و مالیت کو شمار کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) مخفی یا زیرِ زمین سرگرمیاں (Underground Activities)

قومی آمدنی کی پیمائش کرتے وقت لازمی ہے کہ خام قومی پیداوار کی مالیت کا اندازہ لگاتے وقت تمام اشیا و خدمات کی زری مالیت بشمول زیرِ زمین یا مخفی اشیا و خدمات کی مالیت کو بھی جمع کیا جائے۔ کیونکہ بسا اوقات پیداوار کا کچھ حصہ لوگ اپنے ذاتی استعمال کے لئے رکھ لیتے ہیں اور منڈی میں فروخت کے لئے نہیں لاتے جس کی مالیت قومی آمدنی میں شمار ہونے سے رہ جاتی ہے۔ اسی طرح کاروباری حضرات ٹیکسوں سے بچنے کے لئے اپنی پیداوار اور آمدنی کے بارے میں صحیح معلومات فراہم نہیں کرتے۔ اس طرح پیداواری مالیت کا یہ حصہ بھی قومی آمدنی میں شمار نہیں ہوتا۔ مزید برآں دیگر غیر قانونی سرگرمیاں مثلاً سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی، چور بازاری وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی زیرِ زمین سرگرمیوں کے زمرے میں آتی ہے۔ لہٰذا ان مشکلات کے ہوتے ہوئے قومی آمدنی کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔

2- آمدنی کا طریقہ (Income Method)

قومی آمدنی کی پیمائش کے اس طریقے میں تمام عاملین پیدائش کے سال بھر کے معاوضوں کی مجموعی مالیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے مثلاً سال بھر کا زمین کا لگان، مزدوروں کی اُجرت، سرمایہ قرضہ پر دینے والوں کو حاصل ہونے والا سود اور آجرین کو ملنے والے منافع جات کو جمع کر لیں تو قومی آمدنی کے مساوی ہوگا۔ درحقیقت یہ طریقہ بھی پہلے طریقہ سے ملتا جلتا ہے۔ کیونکہ پہلے طریقہ میں ہم نے پیداوار کی قیمتوں کی مجموعی مالیت کو قومی آمدنی کہا ہے اور یہ قیمتیں اشیا و خدمات پیدا کرنے والے عاملین پیدائش کو لگان، اُجرت، سود اور منافع کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں اس لئے دونوں طریقوں میں ایک ہی پیداوار کو مختلف انداز میں شمار کیا گیا ہے۔ اس طریقے میں درج ذیل احتیاطوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

(الف) انتقالی ادائیگیاں (Transfer Payments)

یہ وہ آمدنی ہوتی ہے جس کے لئے کوئی پیداواری کام نہ کیا جائے مثلاً پینشن، وظائف و تحائف، زکوٰۃ، خیرات اور انعام وغیرہ۔ ان تمام آمدنیوں سے پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا اس لئے انہیں قومی آمدنی میں شمار نہیں کیا جاتا۔

(ب) غیر قانونی آمدنی (Illegal Earnings)

قومی آمدنی میں غیر قانونی ذرائع مثلاً رشوت، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی شامل نہیں ہوتی ہے۔

3- اخراجات کا طریقہ (Expenditures Method)

اس طریقہ پیمائش کے مطابق ملک کے تمام باشندوں کی مختلف اشیا و خدمات پر ہونے والے اخراجات کو جمع کیا جاتا ہے۔ جس سے قومی آمدنی کی پیمائش ہوتی ہے۔ ان اخراجات کو درج ذیل چار حصوں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) نجی صرفی اخراجات (Private Consumption Expenditures)

(ii) نجی سرمایہ کاری کے اخراجات (Gross Private Domestic Investment)

(iii) سرکاری صرفی اور سرمایہ کاری خرچ (Govt. Expenditures on Consumption and Investment)

(iv) بیرونی شعبے کے اخراجات (Foreign Sector Expenditures)

اس طریقہ میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی شے پر آنے والے اخراجات کو صرف ایک دفعہ ہی شمار کیا جائے مثلاً ایک شے کوئی خریدتا ہے اور دوبارہ دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے تو اس لین دین کو صرف ایک دفعہ گنا جائے ورنہ آمدنی کا اندازہ درست نہیں ہوگا۔

1.4 قومی آمدنی کا دائروی بہاؤ (Circular Flow of National Income)

کسی معیشت میں گھرانے اور کاروباری ادارے دو اہم شعبے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ قومی آمدنی مختلف شکلوں میں ان کے درمیان گردش کرتی رہتی ہے کبھی کاروباری اداروں سے گھرانوں کی طرف اور کبھی گھرانوں کی طرف سے کاروباری اداروں کی طرف حرکت کرتی ہے قومی آمدنی کی اس گردش یا حرکت کو قومی آمدنی کا دائروی بہاؤ کہا جاتا ہے۔

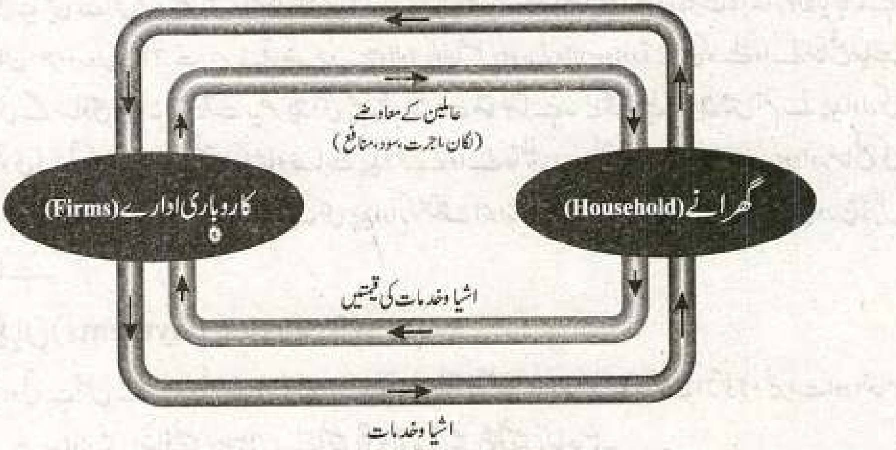

گھرانے مختلف عاملین پیدائش زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کی خدمات کاروباری اداروں کو پیش کرتے ہیں اور کاروباری ادارے ان کی خدمات کو استعمال میں لا کر مختلف انواع و اقسام کی اشیا و خدمات بناتے ہیں، اور اپنی ان خدمات کے صلے میں معاوضے یعنی لگان، اُجرت، سود اور منافع وصول کرتے ہیں جس کو ہم نے دی گئی شکل کے اوپر والے حصہ میں ظاہر کیا ہے۔ گھرانے کاروباری اداروں کو عاملین کی خدمات مہیا کرتے ہیں اور کاروباری ادارے عاملین کی خدمات کے صلے میں ان کو مختلف معاوضے ادا کرتے ہیں۔

کاروباری ادارے آجرین کی صورت میں عاملین کی تیار کردہ مختلف اشیا و خدمات گھرانوں کو پیش کرتے ہیں اور یہی گھرانے جو پہلے عاملین کی حیثیت سے اشیا و خدمات کو تیار کرنے کا ذریعہ بنے اب صارفین کی حیثیت سے اپنی تیار کردہ اشیا و خدمات کاروباری اداروں سے حاصل کر کے ان کا معاوضہ قیمتوں کی صورت میں ادا کرتے ہیں یعنی کاروباری اداروں نے جو رقم گھرانوں کو عاملین کے معاوضے کے طور

پردی تھی اب ان گھرانوں کو اپنی خدمات فراہم کر کے دوبارہ واپس لے لی ہے۔ شکل کے نچلے حصہ میں دکھایا گیا ہے کہ کاروباری اداروں یا آجرین کی طرف سے ان کی تیار کردہ اشیا و خدمات کاروباری اداروں سے حاصل کر کے ان کا معاوضہ قیمتوں کی صورت میں ادا کرتے ہیں یعنی کاروباری اداروں سے حاصل کر کے ان کا معاوضہ قیمتوں کی صورت میں ادا کرتے ہیں یعنی کاروباری اداروں نے جو رقم گھرانوں کو عاملین کے معاوضے کے طور پر دی تھی اب ان گھرانوں کو اپنی اشیا و خدمات فراہم کر کے واپس لے لی ہے۔ شکل کے نچلے حصہ میں دکھایا گیا ہے کہ کاروباری اداروں یا آجرین کی طرف سے ان کی تیار کردہ اشیا و خدمات گھرانوں یا صارفین کو مہیا کی جاتی ہیں اور صارفین ان اشیا کی قیمتیں آجرین کو ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح کارخانہ داروں یا کاروباری اداروں نے جو رقم عاملین کو لگان، اُجرت، سود اور منافع کی صورت میں گھرانوں کو دی تھی وہ رقم اشیا و خدمات کی قیمتوں کی صورت میں واپس لے لی ہے۔ لہٰذا وہ رقم دوبارہ کارخانہ داروں کو مل گئی ہے۔

چونکہ قومی آمدنی کاروباری اداروں سے گھرانوں اور گھرانوں سے کاروباری اداروں کے درمیان گردش کرتی رہتی ہے۔ اس لیے ہم اس کو قومی آمدنی کا دائروی بہاؤ کہتے ہیں۔

شکل کے اوپر والے حصہ کے مطابق قومی آمدنی عاملین کے معاوضوں کا مجموعہ ہے قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقوں میں بیان کر چکے ہیں اس کو عام طور پر آمدنیوں کے مجموعہ کا طریقہ پیمائش کہا جاتا ہے جبکہ شکل کے نچلے حصے کے مطابق کارخانہ دار اشیا و خدمات کی قیمتیں وصول کرتے ہیں اس طرح تمام تیار کردہ اشیا و خدمات صارفین یا گھرانوں کو منتقل ہو جاتی ہیں اور گھرانے ان کی قیمتوں کی صورت میں تمام قومی آمدنی دوبارہ کاروباری اداروں کو واپس کر دیتے ہیں۔ اس صورت حال کو ہم قومی آمدنی کی پیمائش کا کل اخراجات کا طریقہ کہتے ہیں۔

صرف، بچت اور سرمایہ کاری (Consumption, Saving and Investment)

صرف (Consumption)

صرف سے مراد آمدنی کا وہ حصہ ہے جو صرفی اشیا و خدمات پر خرچ کیا جائے۔

اوسط میلان صرف (Average Propensity to Consume - APC)

صرف اور آمدنی کی باہمی نسبت کو اوسط میلان صرف (APC) کہا جاتا ہے۔ اس کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی جاتی ہے۔

APC is a relationship between total consumption and total income in a given period .

''اوسط میلان صرف کسی خاص عرصہ وقت میں صرف اور آمدنی کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتا ہے''۔

آمدنی صرف کا تفاعل ہے C is a function of Y

$$C=f(y)$$

ریاضیاتی زبان میں اسے یوں لکھا جاتا ہے۔ $$APC = \frac{C}{Y}$$

$$\text{یعنی اوسط میلان صرف} = \frac{\text{صرف}}{\text{آمدنی}}$$

اوسط میلان صرف سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک صارف اپنی آمدنی میں سے کسی خاص عرصہ وقت میں کس نسبت سے صرف کرتا ہے۔

مختتم میلان صرف (Marginal Propensity to Consume)

''آمدنی میں تبدیلی سے صرف میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ پس صرف میں تبدیلی اور آمدنی میں تبدیلی کی باہمی نسبت کو مختتم میلان صرف (MPC) کہا جاتا ہے''۔

"MPC measures the incremental change in consumption due to a given change in income."

اسے ریاضیاتی زبان میں یوں بیان کریں۔

$$MPC = \frac{\Delta C}{\Delta Y}$$

$$\text{یا مختتم میلان صرف } (MPC) = \frac{\text{صرف میں تبدیلی } (\Delta C)}{\text{آمدنی میں تبدیلی } (\Delta Y)}$$

بچت (Saving)

''بچت سے مراد قومی آمدنی کا وہ حصہ ہے جو صرف نہ ہو یعنی قومی آمدنی اور اخراجات کا فرق بچت کہلاتا ہے''۔

پس بچت = آمدنی - صرف

Saving = Income - Consumption

S = Y - C

مثلاً کسی ملک کی قومی آمدنی 2500 بلین روپے اور صرف 2000 بلین روپے ہو تو بچت 500 بلین روپے کے مساوی ہوگی۔

بچت کا دارومدار دو عوامل پر ہوتا ہے۔

(الف) بچت کرنے کی قوت (ب) بچت کرنے کا ارادہ

بچت کرنے کی قوت کا انحصار آمدنی، اخراجات، نظام بنکاری اور محصولات کے نظام پر ہوتا ہے۔ جبکہ بچت کرنے کے ارادہ کا انحصار درج ذیل اُمور پر ہوتا ہے۔

(الف) سرمایہ کاری (ب) شرح سود

(ج) مستقبل کی فکر (د) اولاد کی تعلیم وتربیت

(ہ) بڑھاپے کا خوف (و) ملک میں امن وامان کی صورت حال

چونکہ ملک کی مجموعی بچتوں کا انحصار قومی آمدنی (Y) پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس تفاعلی رشتہ کو یوں لکھا جا سکتا ہے۔

$S = f(Y)$ (Saving is a function of income)

بچت آمدنی کا تکثیری تفاعل ہے۔ اس لئے جتنی زیادہ آمدنی ہوگی اسی لحاظ سے بچتیں زیادہ ہوں گی۔

اوسط میلانِ بچت (Average Propensity to Save APS)

''بچت اور آمدنی کی باہمی نسبت کو اوسط میلان بچت (APS) کہتے ہیں۔اوسط میلانِ بچت کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے''۔

APS is a relationship between total saving and total income in a given period.

یعنی اوسط میلانِ بچت خاص عرصہ وقت میں بچت اور آمدنی کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

ریاضیاتی اصطلاح میں اسے یوں لکھا جاتا ہے۔

$$APS = \frac{S}{Y}$$

$$\text{یعنی اوسط میلان بچت} = \frac{\text{بچت}}{\text{آمدنی}}$$

یادرہے اوسط میلانِ بچت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک صارف نے اپنی آمدنی میں سے کسی خاص عرصہ وقت میں کس نسبت سے بچت کی ہے۔

مختتم میلانِ بچت(Marginal Propensity to Save - MPS)

''بچت میں تبدیلی اور آمدنی میں تبدیلی کی باہمی نسبت کو مختتم میلان بچت کہتے ہیں''۔

"MPS measures the incremental change in saving due to given change in income."

اسے ریاضیاتی زبان میں یوں لکھتے ہیں۔

$$MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y}$$

$$\text{یعنی مختتم میلان بچت} = \frac{\text{بچت میں تبدیلی}}{\text{آمدنی میں تبدیلی}}$$

سرمایہ کاری (Investment)

عام طور پر کسی بھی پیداواری سرگرمی میں روپیہ پیسہ لگانے کو سرمایہ کاری کا نام دیا جاتا ہے مثلاً گھر خرید کر کرایہ پر دینا، گاڑی خرید کر برائے ٹیکسی چلانا وغیرہ، لیکن معاشی اصطلاح میں نئی اشیائے سرمایہ میں اضافہ کرنے کے عمل کو سرمایہ کاری کہتے ہیں۔مثال کے طور پر نئے کارخانے، مشینیں، آلات وغیرہ بنانا۔

لہٰذا سرمایہ کاری سے مُراد افراد کی بچائی ہوئی رقوم کو ایسے کاموں یا منصوبوں میں لگانا جہاں سے مزید آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہو۔یادرہے سرمایہ کاری کا مطلب نئے کارخانے تعمیر کرنا، نئے مکان بنانا مگر پُرانی گاڑی بیچنا وغیرہ سرمایہ کاری نہیں کہلاتا۔

سرمایہ کاری کی اقسام(Kinds of Investment)

خوداختیار سرمایہ کاری (Autonomous Investment)

خوداختیار سرمایہ کاری آمدنی میں تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتی، بلکہ جوں کی توں رہتی ہے مثال کے طور پر سڑکوں کی تعمیر،پلوں کی تعمیر وغیرہ۔

ترغیب یافتہ سرمایہ کاری (Induced Investment)

یہ سرمایہ کاری آمدنی میں تبدیلی کے ساتھ براہ راست متاثر ہوتی ہے یعنی آمدنی بڑھنے سے بڑھ جاتی ہے اور آمدنی کم ہونے سے کم ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر فیکٹری کی عمارت اور مشین تو خود اختیار سرمایہ کاری کے زمرے میں آتی ہیں مگر فیکٹری میں اشیا و خدمات کی تیاری پر اٹھنے والے اخراجات ترغیب یافتہ سرمایہ کاری کہلاتے ہیں۔

1.5 قومی آمدنی کا توازن (Equilibrium of National Income)

دو شعبی (Two sector) معیشت میں قومی آمدنی کی متوازن سطح سے مراد وہ سطح ہوتی ہے جس پر ملک کی مجموعی طلب (C+I) مجموعی رسد (C+S) کے برابر ہوجائے اور دوسری طرف قومی بچتیں (S) اور سرمایہ کاری (I) آپس میں برابر ہوجائیں اس لیے توازنی سطح وہ ہوگی جہاں

(i) مجموعی طلب اور مجموعی رسد کا طریقہ

اس طریقہ سے قومی آمدنی کا توازن اس سطح پر ہوتا ہے جہاں مجموعی طلب اور مجموعی رسد برابر ہوں۔

چونکہ $C + S = C + I$ مجموعی طلب مجموعی رسد کے برابر ہے۔

اوپر والی مساوات میں C یعنی صرفی اخراجات مشترک ہیں اس لیے $S=I$ یعنی بچتیں سرمایہ کاری کے برابر ہیں۔

(ii) بچت اور سرمایہ کاری کا طریقہ

اس طریقے سے قومی آمدنی کا توازن اس سطح پر ہوتا ہے جہاں بچت اور سرمایہ کاری باہم برابر ہوں۔

ان دونوں طریقوں سے قومی آمدنی کی متوازن سطح معلوم کرنے کے لیے $C = 20 + 0.8\ Y$ اور $I = 20$ کی قدروں کی مدد سے Y کی فرضی قدریں اختیار کرتے ہوئے گوشوارہ اور ڈائیگرام تشکیل دیا گیا ہے۔

گوشوارہ

قومی آمدنی (Y)	صرف (C)	بچت S = Y - C	سرمایہ کاری I	مجموعی طلب (C + I)	مجموعی رسد (C + S)
0	20	- 20	20	40	0
50	60	- 10	20	80	50
100	100	0	20	120	100
150	140	10	20	160	150
200	**180**	**20**	**20**	**200**	**200**
250	220	30	20	240	250
300	260	40	20	280	300

اس گوشوارہ میں مجموعی طلب اور مجموعی رسد کے طریقے کے مطابق توازنی قومی آمدنی 200 کروڑ روپے ہے کیونکہ آمدنی کی اس سطح پر مجموعی طلب (C+I) مجموعی رسد (C+S) کے برابر ہے۔ اس کی وضاحت ڈائیگرام کی مدد سے بھی کی جاسکتی ہے۔

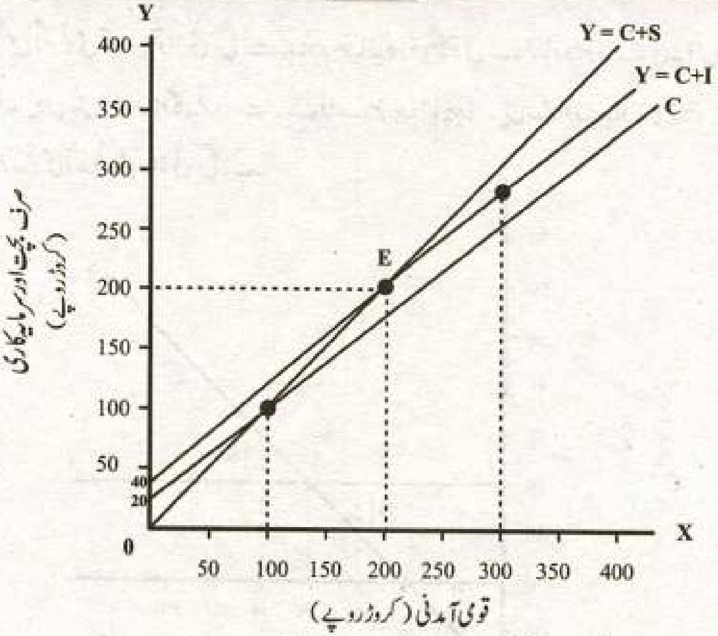

ڈائیگرام کے مطابق توازنی قومی آمدنی (Y) اس نقطے پر متعین ہوتی ہے جہاں مجموعی طلب (C+I) کا خط، مجموعی رسد (C+S) کے خط کو قطع کرتا ہے جو کہ نقطہ E ہے اور اس نقطہ پر توازنی قومی آمدنی 200 کروڑ روپے ہوگی، اگر بعض حالات کے پیش نظر قومی آمدنی کے اس توازن میں بگاڑ یا خرابی آجائے تو معیشت میں ایسے معاشی محرکات سرگرم عمل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے معیشت کو دوبارہ خودکار نظام کے تحت توازنی استحکام نصیب ہوجاتا ہے، مثلاً اگر قومی آمدنی کی سطح 200 کروڑ سے بڑھ کر 300 کروڑ روپے ہوجاتی ہے تو اس سطح پر مجموعی طلب 280 کروڑ روپے ہے جو کہ مجموعی رسد سے بقدر 20 کروڑ روپے کم ہے۔ اس طرح 20 کروڑ روپے کی اشیا بن بکی پڑی رہیں گی اور فرمیں اپنی پیداوار گھٹانے پر مجبور ہوجائیں گی، اسطرح آمدنی کم ہوتے ہوئے 200 کروڑ روپے کی توازنی سطح پر آجائے گی۔

اسی طرح اگر قومی آمدنی عارضی طور پر توازنی سطح سے کم یعنی 100 کروڑ روپے ہوجاتی ہے تو اس نقطے پر مجموعی طلب 120 کروڑ روپے ہے جو کہ مجموعی رسد سے زیادہ ہے۔ اس لیے اشیا پیدا کرنے والی فرمیں پیداوار بڑھائیں گی اور اشیا جلدی سے فروخت ہوجائیں گی۔ اس طرح پیداوار اور مجموعی طلب بڑھتے بڑھتے توازن کی سطح 200 کروڑ روپے پر آجائیں گے اور یوں توازن بحال ہوجائے گا۔

بچت اور سرمایہ کاری کا طریقہ (S = I)

اس طریقے کے مطابق قومی آمدنی کا توازن اس نقطے پر عمل میں آئے گا جہاں بچتیں سرمایہ کاری کے برابر ہوجائیں یعنی S = I گوشوارہ کے مطابق 200 کروڑ روپے ہی قومی آمدنی کی توازنی سطح ہے جس پر بچتیں (S) سرمایہ کاری (I) کے برابر ہیں۔ ڈائیگرام میں سرمایہ کاری کا خط II بچتوں کے خط SS کو نقطہ E پر قطع کرتا ہے۔ اس لیے قومی آمدنی کی توازنی سطح 200 کروڑ روپے ہے۔ توازنی سطح سے بلند سطح پر بچتیں سرمایہ کاری سے زیادہ ہیں۔ اس لیے کچھ اشیا بن بکے پڑی رہیں گی۔ اس کے نتیجے میں اشیا کی قیمتیں کم ہوجائیں گی اور منافع بھی کم ہوجائے گا۔

اس کے نتیجے میں اشیا کی پیداوار میں کمی واقع ہوجائے گی اور پیداوار کم ہوتے ہوئے توازنی قومی آمدنی کی سطح پر آجائے گی۔

اس کے برعکس اگر قومی آمدنی توازنی سطح سے کم ہو تو سرمایہ کاری بچتوں سے زیادہ ہو جائے گی۔ اس وجہ سے اشیا جلدی سے فروخت ہو جائیں گی۔ آمدنیوں میں اضافہ ہوگا۔ فروخت کرنے والے مزید اشیا پیدا کریں گے اور پیداوار بڑھتے بڑھتے 200 کروڑ روپے کی سطح تک آ جائے گی جو کہ قومی آمدنی کی توازنی سطح ہے۔

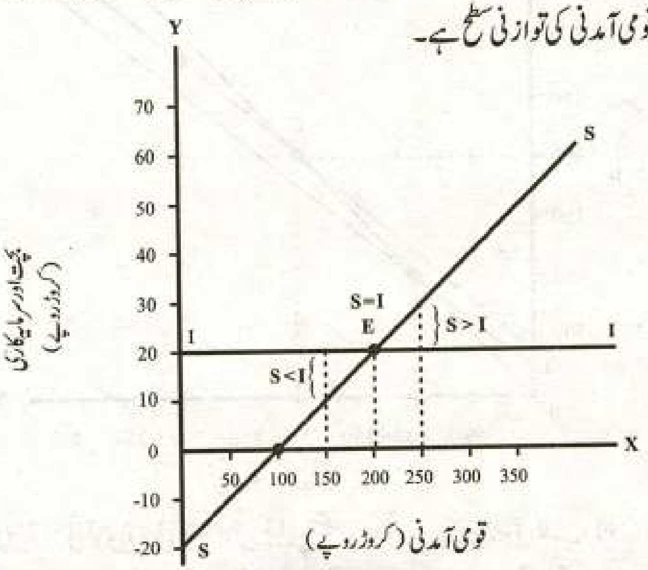

مشقی سوالات

سوال: 1 نیچے دیئے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ قومی آمدنی کے مسائل کا تعلق کیسی معاشیات سے ہے؟

(الف) جزوی (ب) استقرائی

(ج) کُلی (د) استخراجی

2۔ اگر خالص قومی پیداوار سے بالواسطہ ٹیکس منہا اور اعانے جمع کر دیئے جائیں تو کیا حاصل ہوتا ہے؟

(الف) خام قومی پیداوار (ب) خام ملکی پیداوار

(ج) قومی آمدنی (د) فی کس آمدنی

3۔ انتقالی ادائیگی قومی آمدنی کے حساب میں شامل کرنے سے خطرہ ہوتا ہے۔

(الف) غلط پیمائش کا (ب) دُہری گنتی کا

(ج) منافع جات کم ہونے کا (د) اعشاری اعداد بڑھ جانے کا

4۔ انتقالی ادائیگیوں سے مراد ایسی ادائیگیاں ہیں جن کے عوض۔

(الف) معاوضہ نہیں دیا جاتا (ب) مدد نہیں لی جاتی

(ج) اشیا و خدمات پیدا کی جاتی ہیں (د) خدمت یا کام سرانجام نہیں دیا جاتا

5۔ درج ذیل میں سے کونسی آمدنی انتقالی ادائیگیوں میں شمار نہیں ہوتی؟

(الف) زکوٰۃ (ب) تحفہ

(ج) کمیشن (د) بھیک

6۔ کسی ملک میں عاملین پیدائش کی خدمات اور اداروں کی پیداواری سرگرمیوں کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) قومی آمدنی کی پیمائش (ب) قومی آمدنی کا دائروی بہاؤ

(ج) پیداواری مرحلے (د) عاملین پیدائش کے معاوضے

7۔ ذیل میں کونسا قومی مسئلہ کلی معاشیات کے زیر بحث نہیں آتا؟

(الف) قومی آمدنی (ب) روزگار

(ج) سرمایہ کاری (د) فرم کی قیمتوں کا تعین

8۔ ذیل میں سے کونسی سرمایہ کاری خود اختیار سرمایہ کاری نہیں ہے؟

(الف) سڑکوں کی تعمیر (ب) ڈیم کی تعمیر

(ج) ہسپتالوں کا قیام (د) اشیاو خدمات پر خرچ

سوال 2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہیں پُر کریں۔

1۔ ________ کلی معاشیات کی ایک بنیادی اصطلاح ہے۔

2۔ لگان، اُجرت، سود اور منافع کے مجموعہ کا نام ________ ہے۔

3۔ ________ اخراجات سے مراد جو سال بھر میں مشینوں، گاڑیوں اور سرمایاتی آلات کو اصلی حالت میں رکھنے پر اُٹھتے ہیں۔

4۔ بے روزگار، نادار اور حاجت مند افراد کو بغیر محنت کے جو رقوم حکومت کی طرف سے ملتی ہیں انہیں ________ کہتے ہیں۔

5۔ قابلِ تصرف شخصی آمدنی = شخصی آمدنی منفی ________

6۔ خالص قومی پیداوار = خام قومی پیداوار منفی ________

7۔ ________ آمدنی سے مراد وہ آمدنی ہے جو خرچ کرنے یا پس انداز کرنے کے لئے دستیاب ہو۔

سوال 3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے دُرست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
قومی آمدنی	انتقالی ادائیگیاں	
حقیقی آمدنی	توڑ پھوڑ کے اخراجات	

زکوٰۃ، انعام، گفٹ وغیرہ	$\frac{\text{زری آمدنی}}{\text{قیمتوں کا معیار}} \times 100$	
قومی آمدنی کا دائروی بہاؤ	سیلز/ ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ	
بالواسطہ ٹیکس	اشیا و خدمات کی زری مالیت	
براہ راست ٹیکس	عاملین پیدائش اور ادارے	
عاملین پیدائش کے معاوضے	انکم اور پراپرٹی ٹیکس	
اعانتیں	حکومت کی مالی مدد	
دُہری گنتی سے بچاؤ	قومی آمدنی	
قومی آمدنی کا توازن	مشین، آلات وغیرہ	
	قومی پیداوار منفی فرسودگی الاؤنس	
	شے کی حتمی شکل	
	بچت = سرمایہ کاری	

سوال4: ذیل کے گوشوارہ میں قومی آمدنی کی فرضی قدریں دی گئی ہیں ان کی مدد سے معلوم کریں۔

(i) خام ملکی پیداوار (ii) خام قومی پیداوار

(iii) خالص قومی پیداوار (iv) قومی آمدنی بلحاظ مصارف پیدائش

گوشوارہ

نجی صرفی خرچ	250 بلین روپے
مجموعی سرمایہ کاری	50 بلین روپے
سرکاری صرفی اخراجات	100 بلین روپے
برآمدات	50 بلین روپے
درآمدات	100 بلین روپے
اخراجات پر ٹیکس (بالواسطہ ٹیکس)	50 بلین روپے
اعانتیں	10 بلین روپے
بیرونی ممالک سے حاصل شدہ رقوم	50 بلین روپے
فرسودگی الاؤنس	10 بلین روپے

سوال 5: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجئے۔

1۔ قومی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

2۔ جدید دور کے مطابق قومی آمدنی کی جامع تعریف کریں۔

3۔ خام ملکی پیداوار سے کیا مراد ہے؟

4۔ خام قومی پیداوار سے کیا مراد ہے؟

5۔ خام ملکی پیداوار اور خام قومی پیداوار میں کیا فرق ہے؟

6۔ خالص قومی پیداوار سے کیا مراد ہے؟

7۔ شخصی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

8۔ قابل تصرف شخصی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

9۔ قومی آمدنی کی پیائش کرنے کے تینوں طریقوں کو دو دو سطروں میں الگ الگ بیان کریں۔

10۔ قومی آمدنی کی پیائش کا طریقہ ''اخراجات کا مجموعہ'' میں کونسے اخراجات شامل ہوتے ہیں؟

11۔ آمدنی اور انتقالی ادائیگی میں کیا فرق ہے؟

12۔ فرسودگی کے اخراجات سے کیا مراد ہے؟

13۔ قومی آمدنی کے دائروی بہاؤ یا متواتر بہاؤ سے کیا مراد ہے؟

14- خود اختیار اور ترغیب یافتہ سرمایہ کاری میں فرق واضح کریں۔

سوال 6: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

1- قومی آمدنی سے کیا مراد ہے۔ قومی آمدنی کی پیائش کیسے کی جاتی ہے؟

2- قومی آمدنی کے مختلف تصورات کی وضاحت کیجئے۔

3- درج ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجئے۔

i- خام قومی پیداوار (GNP)	ii- خام داخلی پیداوار (GDP)
iii- شخصی آمدنی (PI)	iv- قابل تصرف شخصی آمدنی (DPI)

4- قومی آمدنی کی پیائش کے مختلف طریقے وضاحت سے بیان کریں، اور پیائش میں آنے والی مشکلات تحریر کریں۔

5- قومی آمدنی کے توازن کی وضاحت ڈائیگرام کی مدد سے کیجئے۔